گلزار اطفال

یعنی

لڑکوں اور بچوں کی دلچسپ نظموں کا مجموعہ

مصنفہ

جناب مولوی محمد عبدالسلام صاحب فاروقی بی اے ٹی ڈی (عثمانیہ)

مصنف پیام حق و [illegible] شہادت نامہ وغیرہ

STATE CENTRAL

جسکو

سید عبدالقادر تاجر کتب گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹر نے

اپنے

اعظم اسٹیم پریس چارمینار میں طبع و شائع کیا

بار اول (۵۰۰) ۱۳۴۳ف ۱۹۳۴ء قیمت (۸/)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ حال

اللہ اللہ! لڑکپن کا زمانہ بھی کس قدر مسرت خیز ہوتا ہے
نہ گزشتہ کا ذکر نہ آیندہ کا فکر۔ غم دین و دنیا سے آزاد نہایت
فرحت بخش و دلشاد۔ لیکن یہی وہ زمانہ ہے جس میں لڑکوں
کا مستقبل بنتا ہے۔ اِس لئے اُن پر نامعلوم طور پر نگرانی
رکھنی چاہیئے تاکہ اُن کی فطری آزادی بھی قایم رہے اور
کوئی نا ملایم حرکت بھی سرزد ہونے نہ پائے۔ نیز اُن کی جسمانی
تربیت کے ساتھ دماغی تربیت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے
علاوہ ازیں اُن کے جذبات و احساسات کی صحیح رہبری

کرنی بھی ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ بچہ آدمی کا باپ ہے۔

The Child is the father of the man

'W. Words-worth'

(یعنی لڑکپن کے جذبات بڑھاپے تک باقی رہتے ہیں) اِسلئے مناسب ہے کہ اسی زمانہ میں اخلاقی، قومی اور فطری جذبات پیدا کرائے جائیں تاکہ اس صحت بخش تعلیم سے وہ آگے چل کر مفید و کارآمد شہری اور بہترین افراد قومی بن سکیں۔

اِس خیال کے مدنظر میں نے اپنی چند مختصر سی نظموں کا مجموعہ "گلزار اطفال" کے نام سے مُرتب کیا ہے۔ اُمید ہے کہ علم دوست حضرات اسے پسند فرماکر اپنے بچوں کو پڑھائیں گے

خاکسار۔ذکی

نوٹ:۔ اِس کتاب کا حصّہ اول لڑکوں کے لئے اور حصّہ دوم بچوں کے لئے ہے۔

نظموں کی فہرست

صفحات

حصہ اوّل لڑکوں کے لئے

(۱) ترانہ حمد۔ ع۔ ہے نقش میرے دل پر اللہ نام تیرا۔ ۶
(۲) حمد۔ ع۔ داتا کرپا ہم پہ کر دے علم و عمل سے جھولی بھر دے ۸
(۳) نوائے وطن۔ ع۔ سارے جہاں سے اچھا پیارا وطن ہمارا ۱۱
(۴) مدح شاہ۔ ع۔ ہم نمکخوار ہیں ملک اپنا ہے سلطان اپنا۔ ۱۲
(۵) طلبا رے خطاب۔ ع۔ اے تیغ زبان جوہر تقریر دکھا دے۔ ۱۳
(۶) طالب علم کی زبانی۔ ع۔ طالب علم ہوں تعلیم کا شیدا ہوں میں ۱۵
(۷) "گلاب" ع۔ ہم سر ہو حوصلہ ہے کیا مرغ نعرہ زن کا۔ ۱۶
(۸) مُنیا۔ ع۔ ننھی سی اک جان ہے مُنیا۔ ۱۸
(۹) تیتری۔ ع۔ حسن فطرت کی مجسم نازکی۔ ۲۰
(۱۰) برسات کا گیت۔ ع۔ جھومتی مستانہ آئی ہے گھٹا برسات کی۔ ۲۲
(۱۱) سویرے جاگنا۔ ع۔ اچھی عادت ہے سویرے جاگنا۔ ۲۴
(۱۲) دوستوں کی جدائی۔ ع۔ اقامت گاہ مخلص دوستوں کی رشک جنت ہے ۲۶
(۱۳) درس محبت۔ ع۔ ہے محبت شمع بزم کائنات۔ ۲۶

حصہ دوم - (بچوں کیلئے)

صفحات

(۱) ماں اور بچہ از مصنف - ع - اچھی اماں پیاری اماں ۲۹

(۲) [illegible] کا گیت - ڈبلیو - ڈی راک کی نظم دی کریڈل سانگ ۳۰
کا ترجمہ - ع - سو جا میرے راج دلارے -

(۳) [illegible] دی - [illegible] کی نظم [illegible] کا ترجمہ - ع - بھدی سی لڑکی ۳۱
اور [illegible]

(۴) [illegible] کی نظم دی کاؤ کا ترجمہ - ع - پیاری پیاری ۳۱
[illegible]

(۵) [illegible] کی نظم دی اسٹارس کا ترجمہ - ع - اونچے ۳۳
[illegible] تارے -

(۶) [illegible] کی نظم [illegible] کا ترجمہ - ع - نکل رہا ہے ۳۴
[illegible]

(۷) [illegible] کی نظم دی ونڈ کا ترجمہ - ع - کاش ہو معلوم ۳۵
[illegible]

(۸) [illegible] کی نظم کوکرو کو کا ترجمہ - ع گگڑوں کوں ۳۶

ککڑو کوں ، ککڑو کوں ، ککڑو کوں ،

(۹) " چڑیا اور بچہ " لارڈ ٹنی سن کی نظم برڈی کا ترجمہ ۔ ع ۔ ۳۷
چھوٹی چڑیا کہتی ہے کیا ؟
(۱۰) " فاختہ " جان کی نظم دی ڈو کا ترجمہ ۔ ع ۔ فاختہ میں نے ۳۸
اچھی پالی ۔
(۱۱) " نیا چاند " ای ۔ یل ۔ بی ۔ خولن کی نظم دی نیو مون کا ترجمہ ۔ ع ۔ ۳۹
آج شب چاند خوشنما نکلا ۔
(۱۲) " اندھا بچہ " سی کیبر کی نظم دی بلائینڈ بائی کا ترجمہ ۔ ع ۔ ۴۰
روشنی سچ بتاؤ چیز ہے کیا ؟ ۔

نوٹ :۔ اِس مجموعہ کی سب نظمیں مصنف ہی کی ترجمہ
ہیں ۔)

ترانۂ حمد

ہے نقش میرے دل پر اللہ نام تیرا — آنکھوں میں ہے تصور[1] ہر صبح و شام تیرا
دنیا کی رفعتیں سب ہیں ہیچ جس کے آگے — اوج[2] فلک سے ارفع[3] ہے وہ مقام تیرا
مسلم کو گر ہے دعویٰ بندہ ہوں میں خدا کا — ہندو یہ کہہ رہا ہے میں بھی ہوں رام تیرا
مسلم ہو یا ہو ہندو دونوں کا رب ہے تو ہی — یہ بھی غلام تیرا وہ بھی غلام تیرا
اپنا ہو یا پرایا دیندار ہو کہ منکر[4] — رحمت ہے سب پہ تیری ہے لطف عام تیرا
زندہ ہو دم میں مردہ چاہے جو تیری قدرت — مردہ بھی جی اٹھے گا سن کر پیام تیرا
گلشن کا ذرہ ذرہ ہے راز دان قدرت — دیتا ہے غنچہ غنچہ کھل کر پیام تیرا
خوان کرم سے تیرے ہیں سیر[5] اہل عالم — سرشار[6] شکر ہو کر جپتے ہیں نام تیرا
سیارہ کوئی اپنے محور[7] سے ہٹ تو جائے — جکڑے ہوئے ہے سب کو حسن نظام تیرا

---

(۱) خیال۔ کسی چیز کی صورت کا نظر کے سامنے آنا۔ (۲) بلندی۔ (۳) بہت بلند (۴) انکار کرنے والا۔ کافر۔ (۵) مگن۔ دل بھر جانا۔ (۶) خوش۔ مگن۔ (۷) حرکت کرنے کی جگہ۔

دنیا کی اُلجھنوں میں گرچہ پھنسا ہوا ہوں
لیکن ہے دل میں تو ہی لب پر ہے نام تیرا

زندہ ہے تو ازل[8] سے باقی ہے تو ابد[9] تک
ہے نقش دو جہاں میں یارب دوام[10] تیرا

احساں کا تیرے بندہ صرف اک وہی نہیں ہے
دم بھرتا[11] ہے جہاں میں ہر خاص و عام تیرا

---

(۸) وہ ابتدائی زمانہ جس کی ابتدا نا معلوم ہو۔ (۹) وہ انتہائی زمانہ جس کی انتہا نا معلوم ہو۔
(۱۰) ہمیشگی ۔ (۱۱) بار بار یاد کرنا۔

حمد

داتا کرپا ہم پہ کر دے
علم و عمل سے جھولی بھر دے

نورِ خدا سے نور ہے من میں — بستی بسائی جس نے تن میں
رونق جس سے ہر اک بن میں — زینت ہے دُنیا کے چمن میں

داتا کرپا ہم پہ کر دے
علم و عمل سے جھولی بھر دے

نور خدا ہے کون و مکاں میں — جس سے حرارت نبض جہاں میں
جوش و حرکت ہے رگ جاں میں — جس سے ہے طاقت روح رواں میں

داتا کرپا ہم پہ کر دے
علم و عمل سے جھولی بھر دے

اللہ پیارا نام ہے تیرا — اِسم مبارک رام ہے تیرا
وحدت کا پیغام ہے تیرا — کیسا اچھا کام ہے تیرا

---

(۱) دنیا۔ (۲) رہنے کی جگہ۔ (۳) جاری۔

داتا کرپا ہم پہ کر دے
علم و عمل سے جھولی بھر دے

اندھے کو تو بینا کر دے — زندے کو تو مُردا کر دے
مُردے کو تو زندا کر دے — چشم زدن[4] میں کیا کیا کر دے

داتا کرپا ہم پہ کر دے
علم و عمل سے جھولی بھر دے

تجھ سے مدد ہے مسکینوں کی — تجھ سے ہے تسکین غمگینوں کی
کی نہیں بندش[5] بد بینوں[6] کی — دینداروں کی بے دینوں کی

داتا کرپا ہم پہ کر دے
علم و عمل سے جھولی بھر دے

راجہ کو تو پرجا[7] کر دے — پرجا کو تو راجا کر دے
ناداں کو تو دانا کر دے — جیسا چاہے ویسا کر دے

داتا کرپا ہم پہ کر دے
علم و عمل سے جھولی بھر دے

طالب العلموں کا ہے سہارا — غمگین دل کا تو ہی مدارا[8]
تو ہے سب کی آنکھ کا تارا[9] — سب کی ناؤ[10] کا کھیون ہارا[11]

---

(۴) پلک جھپکنا۔ (۵) بندی۔ روک۔ (۶) دشمن (۷) رعایا۔ (۸) خاطر۔ رعایت۔ (۹) پیارا (۱۰) کشتی
(۱۱) چلانے والا۔

داتا کرپا ہم پہ کردے
علم و عمل سے جھولی بھردے

مجھ کو درسِ عرفاں[۱۲] دے دے
مفلس کو یہ ساماں دے دے
درد وروں کا درماں دے دے
دے دے داتا ہاں ہاں دے دے

داتا کرپا ہم پہ کردے
علم و عمل سے جھولی بھردے

علم سی دولت دے دے مولا
علم کی طاقت دے دے مولا
علم سے راحت دے دے مولا
علم سے عزت دے دے مولا

داتا کرپا ہم پہ کردے
علم و عمل سے جھولی بھردے

---

(۱۲) معرفت - پہچاننا - (۱۳) علاج -

"نوائے وطن"

سارے جہاں سے اچھا پیارا وطن ہمارا
ملک دکن کے ہم ہیں ملک دکن ہمارا

عثمان آصفی ہے شاہِ زمن ہمارا
شاہِ دکن کے ہم ہیں شاہ دکن ہمارا (خلد اللہ ملکہ)

علم و ہنر کے دریا ہر سو ہوئے ہیں جاری
سیراب جن کے دم سے ہے یہ چمن ہمارا

دربار آصفی میں بارش ہے ہو تو نیکی
اب ملک ہو گیا ہے رشک عدن ہمارا

پیتے ہیں آ کے پانی اک گھاٹ شیر بکری
انصاف کا ہے مخزن پیارا وطن ہمارا

دنیا میں شاہ جتنے گزرے ہیں ان سبھی میں
ہے انمیں سب سے اعلیٰ شاہِ دکن ہمارا

یکساں نظر میں اسکی اپنا ہو یا پرایا
یہ ہے عقیدہ اپنا یہ حسن ظن ہمارا

فیض شہِ دکن سے سب دور ہو گیا ہے
فکر و الم ہمارا رنج و محن ہمارا

اقبال و عمر شہ میں ہووے دگنی ترقی
پھولے پھلے جہاں میں ہر دم چمن ہمارا

---

(۱) زمانہ۔ وقت۔ (۲) خزانہ۔ معدن۔ (۳) اعتقاد۔ (۴) نیک گمان۔ (۵) غم۔
(۶) قسمت۔ سامنے آنا۔ دولت۔ ـــ آواز۔

خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہٗ

"مدحِ[12] شاہ"

ہم نمکخوار[1] ہیں ملک اپنا ہے سلطاں اپنا
ہم نگہبان[2] ہیں اُسکے وہ نگہباں اپنا

بزمِ سلطانِ دکن کعبۂ[3] آیاں اپنا
شہِ عثماں کے ہیں ہم اور شہِ عثماں اپنا

قرطبے[4] ایک دو کیا آسنے بنائے لاکھوں
علم پرور ہے ہنر دوست ہے سلطاں اپنا

خون بن کر ہے رگ و پے[5] میں رواں حبِّ وطن
جذبۂ ملک ہے تعویذِ دل و جاں اپنا

شمعِ رُخ پر ترے پروانہ صفت[6] مٹتے ہیں
کر دیا کام محبت نے یہ آساں اپنا

خوانِ نعمت سے ترے سیر ہے دنیا ساری
فیض بخشی سے تری ملک ہے شاداں[7] اپنا

مانتے ہیں تجھے سب اہلِ دکن[8] ظلِّ اللہ[9]
جانتے ہیں تجھے ہندو و مسلماں اپنا

امن ہے چار طرف شاد ہے آباد ہے ملک
رہے تا حشر سلامت شہِ عثماں اپنا

شہِ عثماں کی سیاست کا تصدق ہے ذکی
بن گیا ملکِ دکن رشکِ گلستاں اپنا

---

(۱) نمک کھانے والے ۔ رعایا ۔ (۲) نگہبانی کرنے والا محافظ ۔ (۳) مراد عزت کا مقام ۔ (۴) قرطبہ ۔ ملک ہسپانیہ کا مشہور شہر جہاں کی یونیورسٹی مشہور تھی ۔ مراد تعلیمی مرکز ۔ (۵) رگ ۔ (۶) پروانے کے مانند ۔ (۷) خوش ۔ (۸) دکن کے باشندے ۔ (۹) خدا کا سایہ ۔ (۱۰) تدبیر حکومت ۔ تدبیر ۔ (۱۲) تعریف ۔

طلباء سے خطاب

اے تیغ[1] زباں جوہر تقریر دکھا دے نشتر کی سی الفاظ میں تاثیر دکھا دے
میرے دل صد چاک کی تصویر دکھا دے طلاب[2] کے گرمانے کی تدبیر دکھا دے
وہ گرمئ تقریر زباں میں مری آ جائے
جو مُردہ دلوں میں بھی ذرا آگ لگا جائے

جو علم کو سیکھے نہ پئے علم جہاں میں سیکھے وہ کوئی پیشہ کسی فن کی دکاں میں
بے سود طلب زر کی ہے اس گنج نہاں[3] میں یہ بات یقینی ہے رہو تم نہ گماں میں
مقصود حیات اپنا مقرر کوئی کر لو
دامن کو خزف[4] سے بھرو یا موتی سے بھر لو

جب تک کہ مقرر ہو نشانہ نہ کسی جا بے کار ہے بے قصدا[5] اگر تیر بھی مارا
بے ثمرہ[6] یہ کوشش ہے نشانہ نہ اڑیگا وہ کام کرو جس سے نتیجہ بھی ہو پیدا

(۱) تلوار۔ (۲) طالب کی جمع۔ (۳) خزانہ۔ (۴) پوشیدہ۔ (۵) ٹھیکری۔ (۶) بے ارادہ
(۷) بے کار۔

فطرت ہی قدرت[8] ہی حکمت بھی یہی ہے
مذہب کا تقاضا ہے فراست[9] بھی یہی ہے

تم شوق سے ہر علم و ہنر میں بنو کامل — تم سائنس کی حکمت کی کرو ڈگریاں حاصل
لندن کے اداروں[10] میں ہو شوق سے داخل — لیکن نہ کتابوں کے ہو جو پایہ سے حامل[11]
اپنے کو خدا کو نہ روایات کو بھولو
تم دین کی اپنے نہ کسی بات کو بھولو

انمول کتب اہل سلف[12] کی جو نشاں ہیں — مستشرق[13] یورپ کیلئے روح رواں ہیں
کیا جانتے ہو علم کے موتی وہ کہاں ہیں — مغرب کے اداروں کے خزانوں میں نہاں ہیں
کھوئی ہوئی میراث ہے حاصل اسے کر لو
دامان طلب گوہر مقصود سے بھر لو

مایوس نہ ہو رکھتے ہو گر دیدۂ بینا — تم سے ہی تو تھے نیوٹن و بو علی سینا
محنت میں کرو ایک سدا خون پسینا — کھینا ہے تمہیں علم کے دریا میں سفینا[14]
ہمت ہی ہے الیاس[15] و خضر[16] شوق کی رہ میں
کرتے ہیں سفر اہل ہنر شوق کی رہ میں

لگ جائے اگر نام خدا علم کا چسکا — ہو چور نشہ میں جو پیو علم کی صہبا[17]
جب تک رہے سر سر میں رہے بس یہی سودا[18] — تا زیست[19] دل و جاں سے ہو علم کے جویا[20]
کیا لطف جو حاصل ہو کوئی گنج و حشمت — اللہ کو بھاتی ہے ذکی علم کی دولت

---

(۸) قدرت = نیچر۔ (۹) دانائی۔ (۱۰) تعلیمی مرکز۔ (۱۱) اُٹھانے والا۔ (۱۲) گزشتہ زمانے کے لوگ۔ (۱۳) وہ یورپی عالم جو مشرقی علوم کا ماہر ہو۔ (۱۴) کشتی۔ (۱۵ و ۱۶) پیغمبروں کے نام (۱۷) شراب (۱۸) خیال (۱۹) جینے تک (۲۰) تلاش کرنے والا۔

طالب علم کی زبانی

طالب علم ہوں تعلیم کا شیدا ہوں میں
نشۂ علم کا دیوانہ ہوں رہا ہوں میں

بھر دیا شوق کو قدرت نے مرے سینے میں
شوق صادق[1] ہے مگر شوق کا پتلا ہوں میں

شمع سا[2] گھلتا ہوں تعلیم کی خاطر ہر دم
بزم تاریک جہالت کا اُجالا ہوں میں

میرے سینہ میں علوم[3] اور معارف[4] ہیں نہاں[5]
چشم بد دور[6] کہ بے مثل خزانا ہوں میں

قطرہ قطرہ ہی سے بنتے ہیں ہمیشہ دریا
برملا[7] کیوں نہ کہوں علم کا دریا ہوں میں

زندگانی ہے مری سادہ و پاک و بے لوث
حسن اخلاق و محبت کا نمونا ہوں میں

سعی[8] ذاتی سے مسائل[9] کو میں سلجھاتا ہوں
طالب علم ہوں مطلوب[10] کا جویا ہوں میں

دل سے کرتے ہیں مری عزت و توقیر[11] سبھی
علم کے نام پہ بکتا ہوں وہ بندا ہوں میں

عزت علم ہے عزت میں مری پوشیدہ
آج انسان کی صورت میں فرشتہ ہوں میں

مال و دولت کی نہیں قدر نظر میں میری
میں وہ ذرہ ہوں کہ ہمدوش[12] ثریا[13] ہوں میں

شوق طلاب کو گرما کے وہ زندہ کر دیں
اے ذکی کہتے ہیں ہر دم جو مسیحا ہوں میں

---

(۱) سچا۔ (۲) شمع کے مانند (۳) علم کی جمع (۴) علوم۔ (۵) پوشیدہ (۶) خدا نظر بد سے بچائے (۷) ظاہر طور پر (۸) کوشش (۹) مسئلہ کی جمع (۱۰) جو چیز طلب کی جائے۔ (۱۱) عزت (۱۲) برابر (۱۳) جھمکا چھ ستاروں کا مجموعہ

گلاب

ہمسر[1] ہو حوصلہ ہے کیا مرغ[2] نعرہ زن[3] کا
ادنیٰ رقیب[4] میرا عاشق ہے جو چمن کا
گلشن میں گو گلوں سے نقشہ ہو انجمن[5] کا
دل تجھ پہ ہی ہے شیدا[6] نسرین و نسترن[7] کا
پھولوں میں دو جہاں کے رتبہ ہے تیرا اعلیٰ　تو ان کا بادشہ ہے اور سب میں ہے نرالا
کس نازنین نے پیارے ہاتھوں سے ہے بنایا
خوشبو و رنگ زیبا[8] تو نے جہاں میں پایا
کیا کیا نہ خوش ادا سے دنیا کا دل لبھایا
صانع[9] کی صنعتوں کا نقشہ ہمیں دکھایا

---

(۱) برابر۔ (۲) پرندہ۔ (۳) زور کی آواز لگانے والا۔ بولنے والا۔ (۴) نگہبان۔ دو شخص جو ایک ہی معشوق پر عاشق ہوں ایک دوسرے کے رقیب کہلاتے ہیں۔ (۵) جماعت گروہ۔ (۶) چاہنے والا۔ عاشق۔ (۷) پھول کے نام۔ (۸) خوب بہتر۔ (۹) بنانے والا۔

کیونکر نہ تجھ کو پھر ہم جاں سے عزیز سمجھیں   آنکھوں پہ اور دل میں رکھنے کی چیز سمجھیں

تو آب[10] ہے گلوں کی گل آب نام تیرا

رونق جہاں کو دنیا بے شک یہ کام تیرا

خواہاں[11] نہیں کسی کی ہر صبح و شام تیرا

دلدادہ گلستاں میں ہے خاص و عام تیرا

خوباں[12] گل بدن[13] کے ہے رخ[14] کا تو ہی غازہ[15]   کیوں ہو نہ گل خوشی پھر یاد تجھ سے تازہ

---

(۱۰) رونق۔ (۱۱) چاہنے والا عاشق۔ (۱۲) خوب کی جمع حسین لوگ۔ (۱۳) پھول کے جیسے جسم والے۔
(۱۴) چہرہ۔ (۱۵) ایک قسم کا پاؤڈر جو چہرے کی خوبصورتی کے لئے ملا جاتا ہے۔

تیتری

حسنِ[1] فطرت کی مجسم[2] ناز کی — واہ کیسی خوشنما ہے تیتری

چھینٹ کا ہے قدرتی اس کا لباس — دور سے دیکھو نہ جاؤ اس کے پاس

ہیں پروں سے نقش گوناگوں[3] عیاں[4] — صانع قدرت کی ہیں گلکاریاں[5]

کیوں پکڑ کے اس کو تم کرتے ہو تنگ — ہاتھ لگنے سے اڑے گا اس کا رنگ

اس کے پیچھے دوڑنا اچھا نہیں — اس کو دق کرنا تمہیں زیبا نہیں

اس سے زینت ہے تمہارے باغ کی — یعنی رونق ہے یہ گل کے داغ کی

برگِ گل کا رس اسے پینے بھی دو

مت ستاؤ تم اسے جینے بھی دو

کیسے کیسے اچھے اچھے رنگ ہیں — مانی و بہزاد[6] بھی یاں دنگ ہیں

شاخِ گل پر ہے ہوا میں ہے کبھی — گہ[8] زمیں پر ہے فضا[7] میں ہے کبھی

---

(۱) قدرت کی خوبصورتی۔ (۲) سراپا۔ (۳) طرح طرح کے۔ (۴) ظاہر۔ (۵) نقش و نگار بیل بوٹے۔ (۶) دو مشہور مصور۔ (۷) ہوا۔ کشادگی۔ (۸) کبھی

لاکھ اداؤں سے اُڑا کرتی ہے یہ — ہر طرف ہر دم مُڑا کرتی ہے یہ
تتلیوں کے ساتھ ہے تنہا کبھی — ہے کبھی پیشِ نظر عنقا[۸] کبھی
بزمِ گل[۹] میں رقص[۱۰] کرتی ہے سدا — تو نے آخر کس سے سیکھی یہ ادا
ناچ وہ جس سے ہر اک حیران ہے — جس پہ گل اندر سبھا قربان ہے
بھولی بھالی ناز پرور نازنین
دلربائی میں کوئی تجھ سا نہیں

---

(۸) ایک خیالی پرندہ جو کبھی دکھائی نہیں دیتا۔ غیر موجود۔ (۹) پھول کی مجلس۔ (۱۰) ناچ۔

برسات کا گیت

جھومتی مستانہ آئی ہے گھٹا[1] برسات کی
جاں فزا[2] و روح پرور[3] ہے ہوا برسات کی

گوری اور کالی گھٹا کی فوجیں چھا گئی ہیں چرخ[4] پر
توپ غنچے کی صدا[5] ہے یا صدا برسات کی

کالے کالے بادلوں میں برق کا وہ کوندنا
اودی ساڑی پر کرن وہ خوشنما برسات کی

بعد گرمی لطف دیجاتی ہے ساون[6] کی جھڑی
ابر سے لد لد کے آتی ہے ہوا برسات کی

کوچہ کوچہ اب کی بارش میں ہے جل تھل ہو گیا
مسجدوں میں کس لئے مانگی تھی دعا برسات کی

سبز پوشاکیں [illegible] ہیں تم کو جوانانِ چمن
ناظروں[7] کے دل کو بھاتی ہے عطا برسات کی

تشنہ[8] کاموں کیلئے لاکھوں خمیرے[9] بھر دیئے
کتنی جاں پرور ہے یہ جود و سخا[10] برسات کی

سبز مخمل پر جڑے ہیں لعل و گوہر بے حساب
دیکھو گلکاری ہے کیسی بے بہا برسات کی

بیل بوٹوں کی وہ بن بوٹے بہار جاں فزا
اللہ اللہ قوتِ نشو و نما[11] برسات کی

---

(۱) بادل۔ (۲) زندگی بڑھانے والی۔ (۳) جان بخش۔ (۴) آسمان۔ (۵) آواز۔ (۶) ہندی کا پانچواں مہینہ جس میں اکثر بارش ہوتی ہے۔ (۷) دیکھنے والے۔ (۸) پیاسے۔ (۹) گوداموں۔ (۱۰) بخشش۔ فیاضی۔ (۱۱) بڑھنے کی قوت۔

جھومے جھلوائی لب جو واہ کس انداز سے | اللہ اللہ رت ہے کیسی دلکشا برسات کی
جھولتی ہیں لڑکیاں گاتی ہوئی ساون کے گیت | کس قدر موزوں ہے دلکش ہے صدا برسات کی
بادہ نوشی کے برابر ہے ہوا خوری بھی اب | ہے سرور انگیز[2] عشرت زا[3] فضا برسات کی
کیوں نہ اس موسم کو ہم جانیں بہار بوستاں | گل کی کثرت سے ہے رت[4] سب سے سوا برسات کی
خشک و تر[5] میں زندگی برسات ہی کے دم سے ہے | برکتیں سب کو مبارک ہوں خدا برسات کی

---

(۲) خوشی بڑھانے والی۔ (۳) خوشی پیدا کرنے والی۔ (۴) موسم۔ (۵) مراد دینا۔

سویرے جاگنا

اچھی عادت ہے سویرے جاگنا

جلد اُٹھنا جلد سونا خوب ہے　　اُٹھتے ہی مُنہ ہاتھ دھونا خوب ہے
ذکرِ حق دل سے ہونا خوب ہے　　نیکیوں کے بیج بونا خوب ہے

اچھی عادت ہے سویرے جاگنا

اپنی سُمرن[1] جپ[2] رہا ہے برہمن　　سادگی میں بھی ہے جس کے بانکپن
رام کی الفت سے ہے لبریز من　　رات دن اسکو لگی ہے یہ لگن[3]

اچھی عادت ہے سویرے جاگنا

مسجدوں میں دی موذن نے اذاں　　اور پرندے بھی ہوئے تسبیح خواں[4]
بستروں سے اُٹھ گئے پیر و جواں　　تازگی ہے جن کے چہروں سے عیاں

اچھی عادت ہے سویرے جاگنا

ولولے ہیں سب کے دل میں موجزن[5]　　الفتِ حق سے کھِلے ہیں سب کے من
چار پایوں سے ہوا آباد بن　　مست[6] ہے خود ہیں جوانانِ چمن

(۱) تسبیح ۔ (۲) پڑھنا ۔ (۳) شوق ۔ محبت ۔ (۴) پاکی بیان کرنیوالے ۔ (۵) موج مارنیوالے ۔ پیدا ۔ (۶) مست ۔ دیوانہ ۔

اچھی عادت ہے سویرے جاگنا

اُٹھ کہ پورب[۷] سے ہے نکلا آفتاب　　اٹھ نہیں ہرگز نہیں اب وقتِ خواب
اٹھ نہ کر اوقات ضائع[۸] اور خراب　　اُٹھ کہ اب اٹھنا ہی ہے کارِ صواب

اچھی عادت ہے سویرے جاگنا

اٹھ کہ تا قائم رہے صحت تری　　اٹھ کہ ہے محنت ہی میں راحت تری
اُٹھ کہ ذلت ہی میں ہے عزت تری　　اٹھ کہ قدر و نت ہے دولت تری

اچھی عادت ہے سویرے جاگنا

---

(۷) مشرق۔ (۸) بے کار۔

دوستوں کی جدائی

اقامت[1] گاہ مخلص[2] دوستوں کی رشک جنت ہے
سرور[3] افزا نشاط[4] انگیز بزم عیش و عشرت ہے
وصال ہمنشیں[5] پر کیف[6] پر لطف و مسرت ہے
یہ سب کچھ ہے مگر افسوس دم بھر کی یہ صحبت ہے
فنا سے کاش اسکی زندگی یا رب بچی[7] ہوتی   یہ دلکش دلنشیں ساعت نہ ایسی سرسری[8] ہوتی

ہوا تھا جب کہ دل روشن ابھی نور محبت سے
بنے دو جسم جب اک جان اخلاص و اخوت سے
تمتع یاب[9] تھے ہر دم مبارک پاک صحبت سے
نہ تھے آگاہ مطلق صدمہ و آلام[10] فرقت سے
یہاں ہونی ہوئی ایسا مرے یا رب نہ یکسر ہو   کسی کا دل کسی سے جبکہ باہم شیر و شکر ہو

(۱) رہنے کی جگہ - (۲) اخلاص رکھنے والا - (۳) خوشی بڑھانے والی - (۴) مسرت بخش -
(۵) ساتھی - دوست - (۶) کیفیت سے بھرا ہوا - (۷) آزاد - الگ - (۸) معمولی - جلد گزرنے والی - (۹) فائدہ اٹھانے والا - (۱۰) الم کی جمع - مصیبتیں -

"درسِ محبت"

ہے محبت شمعِ بزمِ کائنات — یہ نہ ہو تو دن بھی ہو تاریک رات
زندگی کی ہے یہی روحِ رواں — مہرباں آپس میں ہیں پیر و جواں
شہد سے میٹھی ہے اس کی بات بات — جس کے آگے ہیچ ہے قند و نبات
ہے یہی باغِ جہاں کی نوبہار — ورنہ باغِ زندگی ہے خارزار
ہے یہ نغمہ زندگی کا دلگداز — ہے یہ سازِ زندگی کا سوز و ساز
ہے زمیں سے تا فلک یہ حکمراں — ہے یہی خلد اور یہی باغِ جناں
پھول سے بڑھکر سبک پیکر ہے یہ — گل کی خوشبو سے بھی نازک تر ہے یہ
سرد مہری ہے خزاں اس کیلئے — رنج ہے نقصاں رساں اس کیلئے
ہے یہ شیشہ اور رکھائی سنگ ہے — سنگ و شیشہ میں ہمیشہ جنگ ہے
ہوتے ہیں دو دل جو باہم مہرباں — بنتے ہیں دو قالب اس سے ایک جاں

---

(۱) دنیا۔ (۲) مصری۔ (۳) کانٹوں کا بن۔ (۴) دل کو پگھلانے والا۔ (۵) باجا۔ (۶) جنت۔ (۷) ہلکے جسم والی۔ (۸) بے توجہی۔ (۹) بے مروتی۔ (۱۰) پتھر۔ (۱۱) جسم۔

ہے جہاں کے امن کی یہ پاسباں[12]   ہے جہانگیری کو یہ نور جہاں

امنِ عالم[13] کے لئے اکسیر[14] ہے

حلِ مشکل کی یہ اک تدبیر ہے

---

(۱۲) نگہبان ۔ (۱۳) دُنیا ۔ (۱۴) کیمیا ۔

حصّہ دوم

ماں اور بچہ

از مصنّف

بچہ اچھی اماں پیاری اماں — میری کرو دلداری اماں
تم نے مجھ کو دودھ پلایا — رنج و مصیبت سے ہے بچایا
مامتا تیری مجھ کو بھائی — اچھی مائی پیاری مائی
دودھ کا حق کس طرح ادا ہو — جان یہ میری تجھ پہ فدا ہو

ماں آجا میری گود میں پیارے — میرے گھر کے راج دلارے
تجھ سے میرے دل کو راحت — تجھ سے ہی میرے گھر کی زینت
دکھ کی میرے تم ہی دوا ہو — شکر خدا کیا مجھ سے ادا ہو

بچہ۔ پاؤں تلے ہے تیرے جنت — تو نے بخشی مجھ کو عزت
چھوڑ۔ کہ بوسہ پاؤں کا لوں میں — تیرے قدم پہ قرباں ہوں میں

ہو گی مصیبت جو وہ بھرونگا
سختی پر بھی اُف نہ کرونگا

ماں ہے جگ میں راحت عزت پائے
خدا تجھے پروان چڑھائے
پھول مری دے الفت کی بو
نور ہے میری آنکھوں کا تو
آ۔ کہ تجھے جھولے میں جھلاؤں
پھر میں اپنے کام پہ جاؤں

جھولے کا گیت

ڈبلیو ڈی راک کی نظم کریڈل سانگ کا ترجمہ

سو جا میرے راج دلارے
سو جا میری آنکھ کے تارے
رات کی رانی راج کرے گی
سورج ڈوبا چمکے تارے
گائے بھینس، ہرن اور چیتل
چڑیاں، کوے سو گئے سارے
دفتر والے تاجر پنڈت
اپنے اپنے گھر کو سدھارے
سارے جگ پہ خموشی چھائی
بچے بوڑھے سو گئے سارے
نیند نہ آئی جن کو دن میں
سو گئے وہ بھی دکھ کے مارے
بہتے ہیں دریا نرمی سے اب
شور سے خالی جن کے دھارے

پھول کھلائے باد صبا نے دیکھو کیسے پیارے پیارے
آنکھوں میں تیرے نیند سمائی سو جا گھر کی آنکھ کے تارے
سو رہو تم بھی حفظ خدا میں سو گئیں بہنیں بھائی تمہارے
تجھ کو خدا پروان چڑھائے
سو رہ پیارے سو رہ پیارے

ہمدردی

(ان کی نظم سمپتی کا ترجمہ)

بھدی سی لڑکی اور پرندا ہریاول میں دونوں تھے یکجا
ہمدردی سے بھولی لڑکی غریب پرندے سے یہ بولی
دھوپ ہے لیکن سردی بھی ہے پاس ترے کیا وردی بھی ہے؟
تجھ کو سردی لگتی ہوگی زندگی تیری گزرے گی کیسی
بولا پرندہ اچھی لڑکی تو ہے کیسی بھولی بھالی
پاس ترے اک پر بھی نہیں ہے پھوس کا تیرا گھر بھی نہیں ہے
تجھ کو بھی سردی لگتی ہوگی سردی میں کیوں کر آئیگی گرمی
سردی سے کب سرد تھے دونو آپس میں ہمدرد تھے دونوں

سردی لیکن وان نہ ذرا تھی
دھوپ تھی پھیلی گرم ہوا تھی

گائے

ٹیلر کی نظم دی کاؤ کا ترجمہ

(۱)

پیاری پیاری تیری صورت — حق میں ہمارے اچھی نعمت
دودھ سے بیماروں کو شفا ہے — اللہ اللہ کیسی غذا ہے

(۲)

اچھی گائے شکر ہے تیرا — تو نے میٹھا دودھ ہے بخشا
رات اور دن ہر وقت ہمیشہ — میٹھا گرم سفید اور تازہ

(۳)

چرنے نہ جا تو ندی کنارے — پیتے نہ کھا تو کھارے کھارے
میٹھی گھاسیں چر لے بن میں — دودھ ہو میٹھا تیرے تھن میں

(۴)

گھاس جہاں ہو میٹھی میٹھی — میٹھی میٹھی اور رسیلی

بن میں جب تو نے چرنے جانا　　تازہ میٹھی گھاس ہی کھانا

(۵)

تارے

رسٹی کی نظم دی اسٹارس کا ترجمہ

(۱)

اُونچے فلک پر سر پہ ہمارے　　کرتے کیا ہیں چھوٹے تارے
اُونچے سے اُونچے ابر و ہوا سے　　اُونچے سے اُونچے بادِ صبا سے

(۲)

شان سے چمکا ہر اک تارا　　اپنی جگہ پر خوب سا گھوما
ہوا منور چمکا ڈوبا　　حکم خدا کا پا کے اشارا

آج

کارلائل کی نظم ٹوڈے کا ترجمہ

(۱)

نکل رہا ہے روز روشن — چمک رہا ہے گلشن گلشن
نکل رہا ہے دوسرا ایک دن — بڑھتا ہے جس سے ہر اک کا سن
غور کرو ہاں غور کرو تم
اس کو ضایع جانے نہ دو تم

(۲)

دیکھو نیا یہ آیا ہے دن — رنگ نرالا لایا ہے دن
جائے گا شب میں آیا جہاں سے — رک نہیں سکتا سارے جہاں سے

(۳)

حس[۱] نہیں ہوتا جب ہے آتا — وقت سے پہلے کب ہے آتا
تیزی سے چھپ جاتا ہے یہ — پلٹے ہمیشہ کھاتا ہے یہ

(۴)

نکل رہا ہے دوسرا اک دن — بڑھتا ہے جس سے ہر اک کا سن

[۱] معلوم نہیں ہوتا۔

غور کرو ہاں غور کرو تم
اِس کو ضایع جانے نہ دو تم
برباد خراب

ہوا

رسٹی کی نظم دی ونڈ کا ترجمہ

(۱)

کاش ہو معلوم ہے یہ چیز کیا؟ سچ بتا نا کس نے دیکھی ہے ہوا؟
ہلتے جب پتّے ادہر سے ہیں ادھر جان لو ان پر ہوا کا ہے گزر

(۲)

کاش ہو معلوم ہے یہ چیز کیا؟ سچ بتا نا کس نے دیکھی ہے ہوا
سر کو اپنے جب جھکاتے ہیں شجر جان لو ان پر ہوا کا ہے گزر

(۳)

کیوں سکوں تجھ کو نہیں ہے اے ہوا ٹھیرتی دم بھر نہیں ہے تو ذرا
دوڑ کر اتر کو جاتی ہے کبھی اور قطب سے برف لاتی ہے کبھی
دور سے آتی تو ہے تیری صدا
مشرق و مغرب سے لاتی ہے گھٹا

ککڑوکوں

رسٹی کی نظم کوکروکوں کا ترجمہ

(۱)

ککڑوکوں، ککڑوکوں، ککڑوکوں، ککڑوکوں — صبح سویرے بولا مرغا
ککڑوکوں، ککڑوکوں، ککڑوکوں، ککڑوکوں — پھول ہوئے پورب میں پیدا

(۲)

ککڑوکوں، ککڑوکوں، ککڑوکوں، ککڑوکوں — صبح سویرے چڑیاں گائیں
ککڑوکوں، ککڑوکوں، ککڑوکوں، ککڑوکوں — دن کی بہاریں جگ میں آئیں

(۳)

شہد کی مکھی کرتی ہے کیا؟ — گھر کو لاتی شہد ہے میٹھا
باپ تمہارا کرتا ہے کیا؟ — لاتا ہے گھر کو زر[1] کا کیسہ[2]

(۴)

مائی تمہاری کرتی ہے کیا؟ — کرتی ہے پیسہ پیسہ اکٹھا
ننھا بچہ کرتا ہے کیا؟ — شہد ہے کھاتا میٹھا میٹھا

---

(۱) روپیہ ۔ (۲) تھیلی ۔

چڑیا اور بچہ

لارڈ ٹنی سن کی نظم برڈی کا ترجمہ

(۱)

چھوٹی چڑیا کہتی ہے کیا؟ گھونسلہ میں ہو جب کہ سویرا
اڑنے دے اماں باد صبا ہیں اُڑنے دے اماں مجھ کو ہوائیں
کچھ دنوں اُس نے راحت پائی بال و پر میں قوت آئی
گھر سے اُڑی پر تول کے پھر وہ
اونچی اڑی جی کھول کے پھر وہ

(۲)

چھوٹا بچہ کہتا ہے کیا؟ گہوارے میں جب ہو سویرا
گرچہ خوشی سے رہتا ہے وہ لیکن یوں ہی کہتا ہے وہ
مجھ کو بھی اُٹھنے دے اے مائی جا کر کھیلوں آنکھ مچولی
کچھ دنوں اُس نے راحت پائی اعضا[۲] میں جب قوت آئی
نکلا گھر سے چھوڑ کے جھولا
بھاگا، دوڑا، کودا، کھیلا

(۱) پکھوٹا - (۲) جوڑ بند

فاختہ

جان کی نظم دی ڈو کا ترجمہ

فاختہ میں نے اچھی پالی　　صورت جس کی بھولی بھالی
مرگئی اک دن میری پیاری　　ہائے مری وہ دکھ کی ماری
ریشمی ڈوری میں نے بنائی　　لیکن اُس کو راس نہ آئی
فکر تھی اُس کو ہائے اسی کی　　کیوں یہ ڈوری پاؤں میں باندھی
بھائی اس کے پاؤں کی لالی　　اس لئے میں نے ڈوری ڈالی

روٹھی مجھ سے میری پری کیوں
ہائے مری کیوں ہائے مری کیوں

ہائے تو مجھ کو چھوڑ گئی کیوں؟　　مجھ سے منہ کو موڑ گئی کیوں؟
تنہا بستی تھی تو بن میں؟　　کیوں نہ رہی تو میرے چمن میں
میں نے تجھ کو چوما اکثر　　تجھ کو کھلائے کھانے بہتر

بن میں خوش خوش جیسے رہی تو
یاں نہ خوشی سے رہی سہی تو

نیا چاند

ایل۔ سی۔ فولن کی نظم دی نیو مون کا ترجمہ

آج شب چاند خوشنما نکلا ساری دنیا کا دلربا نکلا
سینگ چھوٹے ہیں دو طرف نکلے خوشنما نازک اور چمکیلے
خوشنما تھا نہ چاند ایسا کبھی سب کو سینگوں کی روشنی بھائی
نہ بڑھے گا اُمید ہے پھر وہ نہ چڑھے گا اُمید ہے پھر وہ
کاش منزل کی اُس کے رہ پاتا دوستوں کو بھی ساتھ لے جاتا
اس فضا سے جو پار ہوتا میں جا کے اُس پر سوار ہوتا میں
بیٹھ جاتا میں بیچ میں اُس کے دونوں ہاتھوں میں تھام لیتا سرے
اچھا سا ہوتا میرا گھوڑا کس قدر دلفریب اور پیارا
پھر وہاں سے پکارتا تارو راہ سے میری دور ہٹ جاؤ
تاکہ جس دم مری سواری چلے مُفت روندے نہ جاؤ پاؤں تلے
میں نہ جاؤں گا واں سے اور کہیں صبح تک جھولتا رہوں گا وہیں
دیکھوں جاتا ہے میرا چاند کہاں اور پڑتا ہے جا کے ماند کہاں
خوشنما کوئی آسماں سا نہیں ٹھیرتے ہم خوشی سے وہیں

دیکھتے واں طلوع سورج کا — اس منور چراغ کا جلوا
سارے دن اس کو خوب دیکھتے ہیں — شام میں پھر غروب دیکھتے ہیں
بیٹھ کر پھر دھنک (قوس قزح) پہ گھر آتے
واں کے قصوں سے سب کو تڑپاتے

اندھا بچہ

سی کیبر کی نظم دی بلائینڈ بائی کا ترجمہ

(۱)

روشنی سچ بتاؤ چیز ہے کیا؟ — جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا
خوبیاں نور کی جتا دیجے — اندھے بچے کو سب بتا دیجے

(۲)

کیا ہے رنگ ان عجیب چیزوں کا — جن کو تم لوگ دیکھتے ہو سدا
کہتے ہو آفتاب تاباں ہے — دن کا خالق (پیدا کرنے والا) ہے اور رخشاں (چمکدار) ہے

(۳)

گرمی اس کی مجھے بھی ہے معلوم — نور جس کا مرے لئے معدوم (غائب، ناپید)
رات اور دن وہ لاتا ہے کیونکر — کھیتیوں کو پکاتا ہے کیوں کر

(۴)

کھیلتا ہون تو سمجھو دن ہوا — سو رہون میں تو رات ہے گویا
رات دن اپنے خود بناتا ہون — نور پایا ہے اور نہ پاتا ہون

(۵)

گرمیں ہر وقت جاگتا رہتا — واسطے میرے دن ہی رہتا سدا
روتے ہو تم تو آہِ سرد کے ساتھ — میری قسمت پہ ایک درد کے ساتھ

(۶)

درد مجھ کو مگر یہ سہنا ہے — یعنی دنیا میں یوں ہی رہنا ہے
جان سکتا نہیں میں یہ نقصان — صبر کرتا ہون ہر گھڑی ہر آن

(۷)

ایسی شئے جو نہیں ہے قدرت میں — کوئی کیا دے نہیں جو قسمت میں
دل کی راحت نہ پائمال کرو — بد سے بدتر نہ میرا حال کرو

(۸)

کیوں کہ جس وقت گیت گاتا ہون — اک مسرت سی دل میں پاتا ہون
گرچہ اندھا غریب بچہ ہون
لیکن اپنے نگر کا راجہ ہون

رائے

عالیجناب معلی القاب مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر شاد دام اقبالہٗ یمین السلطنت پیشکار و صدر اعظم

باب حکومت سرکار عالی

نظمیں اچھی لکھی گئی ہیں۔ اور بچوں کے لئے مفید اور سبق آموز پائی جاتی ہیں۔ فقط

شاد عفی عنہٗ

رائے

عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری بی۔ اے (کیمبرج یونیورسٹی)

نائب ناظم تعلیمات ممالک سرکار عالی

گلزار اطفال کو میں نے دیکھا اس میں دو حصے ہیں۔ حصہ اول لڑکوں کے لئے اور حصہ دوم بچوں کے لئے ہے۔ ہر حصہ میں عنوانات موزوں اور مناسب ہیں اور ان پر اچھی اچھی نظمیں لکھی گئی ہیں اس قسم کی نظمیں بچوں کی ذہنی تربیت کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ قابل مصنف کی یہ محنت قابل قدر اور لائق تحسین ہے فقط

سید محمد حسین
نائب ناظم تعلیمات

رائے

عالیجناب مولوی سید علی اکبر صاحب ایم۔ اے کیمبرج یونیورسٹی صدر مہتمم تعلیمات بلدہ

وضلع اطراف بلدہ سرکار عالی

گلزار اطفال کو میں نے شروع سے آخر تک نہایت دلچسپی سے پڑھا
یہ نظمیں طلبہ کے لئے نہایت مفید ہیں۔ اُردو میں ایسی نظموں کی کمی ہے
اور جس خوبی سے مولوی عبدالسلام صاحب ذکی نے اس کمی کو پورا
کیا ہے اُسپر میں اُن کو مبارکباد دیتا ہوں فقط

سید علی اکبر

صدر مہتمم تعلیمات بلدہ و ضلع اطراف بلدہ

رائے

عالیجناب مولوی محمد عثمان صاحب بی۔ اے۔ ٹی۔ ڈی (لنڈن) وائس پرنسپل

کلیتہ المعلمین بلدہ

میں نے مولوی عبدالسلام صاحب ذکی کی کتاب "گلزار اطفال"
کو شروع سے آخر تک بہت دلچسپی سے پڑھا۔ نظموں کا یہ مجموعہ

کنڈر گارٹن کے کمسن بچوں اور تحتانی جماعتوں کے طلبار کے لئے مرتب کیا گیا ہے۔ قابل مصنف نے نفسیاتی نقطہ نظر سے بچوں کی جبلتوں اور فطری دلچسپیوں کو ملحوظ رکھکر مُفید اور موزوں نظمیں لکھی یا ترجمہ کی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ نظموں کا یہ مجموعہ بچوں کے لئے بہت مُفید اور دلچسپ ثابت ہوگا۔ فقط

محمد عثمان

رائے

جناب مولانا عبدالستار صاحب سجانی بی۔ اے۔ ال۔ ٹی پرنسپل

دارالعلوم بلدہ کنار بحالی

"گلزار اطفال" مصنفہ مولانا محمد عبدالسلام صاحب ذکی میری نظر سے گزری۔ نظمیں بہت اچھی ہیں۔ بچوں کے لئے ضرور مفید ہونگی۔ فقط

عبدالستار سجانی۔ بی۔ اے۔ ال۔ ٹی

پرنسپل دارالعلوم بلدہ

رائے

عالیجناب نواب اصغر یار جنگ بہادر ایم۔ اے (بیرسٹر ایٹ لا)

رکن عدالت العالیہ سرکار عالی

"گلزار اطفال" ذکی صاحب کی ذکاوت کی جدید دلیل ہے
کلام کی روانی۔ زبان کی چاشنی خیال کی بلندی دل اور دماغ
کو معطر کرنے کے لئے کافی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ ملک اِس
مجموعہ کو گہوارۂ قبولیت میں جگہ دیکر مصنف کی قابلیت کی داد
دیگا اور ہر گوشۂ سلطنت کو ان پھولوں کی خوشبو سے بسائے گا۔

اصغر یار جنگ

رائے

نواب عزیز یار جنگ بہادر عزیزؔ سابق اوّل تعلقدار و رکن

مجلس وضع قوانین و آرائش بلدہ سرکار عالی

"گلزار اطفال" ذکی صاحب بی۔ اے (عثمانیہ) کی ریاضت کا
ایک بہترین منظوم کارنامہ ہے عنوانات پسندیدہ۔ خیالات تازہ

لطف زبان بے اندازہ۔ آفریں ہزار آفریں!! ایک زمانہ تھا کہ اُستاد بچوں کو عیدیں کے مواقع پر عیدی کے نام سے رنگین کاغذ پر چار مصرعے خوش خط لکھ کر انعام دیا کرتے تھے، اگر یہ نظمیں کتاب کی شکل میں طبع ہو جائیں اور اساتذہ اپنے ننھے ننھے شاگردوں کو عیدیں میں بطور ہدیہ یا انعام کے تقسیم کرتے رہیں تو ملک کی ایک قدیم رسم بھی اِس ضمن میں تازہ ہو جائیگی اور بچے اُستاد کا عطیہ سمجھ کر اِس کے مطالعہ سے فائدہ بھی حاصل کر سکینگے۔ فقط

(عزیز یار جنگ)

رائے

مصور فطرت مولینا شبیر حسین صاحب جوش ملیح آبادی مصنف روح ادب وغیرہ

(ناظر ادبی سررشتہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی)

اِس مجموعے کی زبان میں روانی اور سُلجھاؤ قابل داد ہے مصنف نے بچوں کی سطح پر آکر خوب خوب نظمیں لکھی ہیں جو بہ آسانی انھیں یاد بھی ہو سکتی ہیں۔

اُمید کہ اِن نظموں کی قدر دانی کی جائیگی اور بچے

ان سے لطف بھی اٹھائینگے اور فائدہ بھی۔ فقط۔ جوش

رائے مولینا حضرت مسعود علی صاحب محوی مدظلہ

میں نے مولوی عبدالسلام صاحب ذکی بی۔ اے (عثمانیہ یونیورسٹی) کی کتاب "گلزار اطفال" کی بعض نظمیں دیکھیں جو بچوں کے لئے لکھی گئی ہیں۔ زبان سلیس اور ترکیبیں سلجھی ہوئی ہیں، امید ہے کہ وہ بچوں کے لئے مفید ثابت ہونگی۔ ۱۲

مسعود علی محوی بی۔ اے (علیگ)

رائے مولینا حضرت حکیم آزاد انصاری مدظلہ

"گلزار اطفال" مصنفہ مولوی عبدالسلام صاحب ذکی بی۔ اے (عثمانیہ) جو اک منظوم مجموعہ ہے اور جسے قابل مصنف نے لڑکوں اور بچوں کے لئے ترتیب دیا ہے...... میری نظر سے گزرا تمام نظمیں دلکش اور سلیس و شستہ زبان میں لکھی گئی ہیں۔ زبان اور طرز بیان ایسی صاف اور آسان و عام فہم استعمال کی گئی ہے جسے عام طور سے بچے سمجھ سکیں۔ جہاں کہیں بچوں کی فہم سے بالا الفاظ بہ ضرورت نظم لانے پڑے ہیں ان کی جا بجا تشریح کر دیگئی ہے امید ہے کہ شرفا کے گھر عموماً اور مدارس خصوصاً اس سے فائدہ اٹھائیں گے

حکیم آزاد انصاری

رائے

حکیم الشعرا مولینا الحاج حضرت سید احمد حسین صاحب امجد مدظلہٗ

مصنف رباعیات امجد و خرقہ امجد و جمال امجد وغیرہ

بچوں کی سیرگاہ میں بڈھوں کو کیا لطف مل سکتا ہے۔ تاہم مصنف صاحب کے اصرار سے "گلزار اطفال" کی ہم نے بھی تھوڑی بہت سیر کی۔

مترنم بحور سے زمین شعر میں سچ مچ سیر گلستاں کا لطف آتا ہے یہ مجموعہ ذکی صاحب کی ذکاوت طبعی کا دلچسپ گلدستہ ہے۔ اُمید ہے کہ بچے اس پر ٹوٹ کر گرینگے۔ ۱۲

احمد حسین امجد

رائے

جناب مولوی شوکت علیخاں صاحب فانی بدایونی بی۔ اے۔ ال۔ بی

صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ دار الشفا سرکار عالی

عنوانات کا انتخاب قابل داد ہے۔ نظمیں بچوں کو بہ آسانی یاد ہو سکتی ہیں

کتاب بہت خوب اور نہایت عمدہ انداز میں تصنیف کی گئی ہے
شوکت علیخاں فانی بدایونی

رائے

مولوی عبدالقادر صاحب سروری ایم۔ اے۔ ال۔ ال۔ بی۔ اسسٹنٹ

پروفیسر اُردو عثمانیہ کالج

اُردو زبان میں بچوں کے پڑھنے کے قابل نظمیں بہت کم لکھی گئی ہیں۔ قدیم شاعری حسن و عشق کی شاعری تھی۔ جدید شاعری میں اب تک قومی حیات و ممات کے اہم اور سنگین مسائل پر زیادہ توجہ رہی۔ پچھلے چند سال سے۔ بچوں کے قابل نظموں کی طرف توجہ کی جانے لگی ہے۔ ہمارے ملک کے ایک مشہور شاعر، مولانا ذہین مرحوم کی زندگی۔ بچوں کی شاعری کے لئے تمامتر وقف تھی۔ خوشی کی بات ہے کہ مولانا ذہین کے انتقال کے بعد بھی یہ سلسلہ منقطع نہیں ہوا چنانچہ مولوی عبدالسلام صاحب ذکی نے بچوں کی نظموں کا ایک مجموعہ "گلزار اطفال" کے نام سے مرتب فرمایا ہے، جو ان کی کاوش طبع کا نتیجہ ہے۔ اُردو میں اِس طرح کی نظموں کی کمی کے مدنظر یہ مجموعہ دلچسپی سے

پڑھا جائیگا۔ بچوں کے خیالات، اُن کی طرز فکر اور اُن کے ادات اظہار بڑوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ ذکی صاحب کی نظموں میں یہ رعایت موجود ہے۔ بچے اِن نظموں کو پڑھکر بہت لُطف اُٹھا سکتے ہیں اُمید ہے کہ یہ مجموعہ بچوں کے اوقات فرصت کا بڑا اچھا مشغلہ ثابت ہوگا۔ فقط

عبدالقادر سروری

رائے

جناب مولوی سیّد محمدؐ صاحب ام۔اے

مددگار گورنمنٹ سِٹی کالج

میں جناب مولوی عبدالسلام صاحب ذکی کی کتاب "گلزار اطفال" کو پڑھ کر بہت مسرور ہوا۔ اُردو میں بچوں کے پڑھنے کی نظمیں جس قدر کم ہیں وہ ظاہر ہے۔ جناب ذکی صاحب نے پرلُطف نظمیں لکھ کر نہایت کامیابی سے "یہ گلزار اطفال" ترتیب دیا ہے۔ اُمید ہے کہ ملک کے نونہال اس سے خاطرخواہ فائدہ اُٹھائینگے۔ فقط سیّد محمدؐ

قطعہ تاریخ از حضرت مہدی حسین صاحب عالم مؤلف گلبن تاریخ

المعروف بہ قاآنی ہند

علم ۔ بہر تہذیب اطفال مکتب — جنابِ ذکی نے بڑی کی ہے محنت
وہ لکھی ہیں نظمیں اگر حفظ کرلیں — تو کھلجائیں لڑکوں پہ ۔ ابواب حکمت
رہِ علم و دانش میں واللہ باللہ — ہر اک نظم گویا ہے شمعِ ہدایت
الٰہی برنگ گلستانِ سعدی — ہو مقبولِ عالم ذکی کی یہ جدت

کہا طبع و تصنیف کا سال میں نے
"ہے گلزارِ اطفال نورِ بصیرت"
۱۳۵۲ھ

مہدی حسین صاحب عالم

(تمت بالخیر)

اعظم اسٹیم پریس

گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرچار مینار حیدرآباد دکن

حیدرآباد دکن میں ایک عظیم الشان مطبع ہے جسمیں ولایتی مشینوں پر برقی قوت سے ہر قسم کی طباعت کا کام نہایت اعلیٰ پیمانہ پر عجلت و کفایت کے ساتھ انجام پاتا ہے خصوصاً لیتھو کے رنگین و سادہ طباعتی کام قابل اطمینان ہوتے ہیں اسکے علاوہ ٹائپ کے جملہ کارہائے طباعت ہر زبان میں وقت پر انجام پاتے ہیں۔ ان ہی خصوصیات اور اعلیٰ کارگزاری کے صلہ میں اس مطبع کو عہدہ داران سرکار عالی نے علاوہ سارٹیفکیٹ کے گولڈ مڈل بھی عطا فرمایا ہے صرف ایکمرتبہ آرڈر دیکر مطبع کی خوش معاملگی کی آزمائش فرمائی جاسکتی ہے

منیجر اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹر چار مینار حیدرآباد دکن